ساتھ، ہمسائے کے ساتھ، دشمن کے ساتھ، دوست کے ساتھ، حریف کے ساتھ اور حلیف کے ساتھ، حاکم کے ساتھ اور محکوم کے ساتھ، غلام کے ساتھ اور آقا کے ساتھ، مسافر کے ساتھ اور مقامی کے ساتھ، غریب کے ساتھ اور امیر کے ساتھ آپ کا طرز کلام اور طریق میل جول کس نوعیت کا تھا، اس کی پوری تفصیل کتب حدیث و سیرت میں موجود ہے، اور زیر نظر کتاب "اسوہ حسنہ" میں نہایت آسان زبان اور خوب صورت الفاظ میں بیان کر دی گئی ہے۔

اس کتاب کے مصنف ڈاکٹر محمد بشیر صارم ہمارے شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے قرآن مجید اور حدیث و سیرت کی کتابوں سے منتخب کر کے یہ بہترین مواد ایک کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ ہر شخص کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

نام کتاب : تذکار حافظ عبدالغفور جہلمی

مصنف : قاضی محمد اسلم سیف فیروزپوری

ناشر : مکتبہ تعلیم الاسلام، ماموں کانجن، ضلع فیصل آباد

صفحات : ۱۹۲۔ بہترین کتابت، عمدہ طباعت، شان دار کاغذ اور دیدہ زیب جلد و سر ورق، قیمت درج نہیں۔

یہ کتاب مولانا حافظ عبدالغفور کے حالات و سوانح پر مشتمل ہے جو اصلاً ضلع اوکاڑہ کے ایک گاؤں فتح پور کے رہنے والے تھے۔ حافظ صاحب کی برادری کے لوگ اب بھی فتح پور اور اس کے گرد و نواح میں سکونت پذیر ہیں۔ لیکن وہ خود ۱۹۵۸ء میں جہلم تشریف لے گئے تھے اور وہیں مستقل طور پر اقامت اختیار کر لی تھی۔ وہاں انھوں نے "جامعہ علوم اثریہ" کے نام سے ایک درس گاہ قائم کی جس میں علوم عربیہ دینیہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

حافظ صاحب ممدوح بہت سی خوبیوں کے مالک تھے، علم و کمال کے علاوہ مہمان نوازی، سخاوت، حسن اخلاق، حسن بیان، انکسار و تواضع، حلم و بردباری اور تقوی شعاری ان کے وہ اوصاف تھے، جن کی وجہ سے وہ حلقہ علما میں خاص شہرت رکھتے تھے۔

حافظ صاحب موصوف نے ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۸۶ء (۳۰۔ صفر ۱۴۰۷ھ) کو جہلم میں وفات پائی اور ہر حلقے اور طبقے کے بے شمار لوگ ان کے جنازے میں شریک ہوئے۔